اسلئے منہ سے نکلتی ہے صدائے مرحبا

(از جناب محمد یونس صاحب حافظ مبارکپوری حسین آبادی)

اے مرے پیارے محدث! تو ہے وہ حق کی ضیا — عالم اسلام وملت جس سے ہے روشن ہوا
گلشن دین نبی کا اک گل رنگیں ہے تو — سینکڑوں ہیں بلبلیں تجھ پر دل وجاں سے فدا
درحقیقت علم دیں کا تو ہے دُرِّ شاہوار — بلکہ خورشید ہدایت تجھکو کہنا ہے بجا
قوم کو دیتا ہے تو درس حیات جاوداں — یعنی مسلم کو دکھاتا ہے صراط مصطفےٰ
ٹھوکریں دشت ضلالت میں جو کھاتے پھرتے ہیں — ان کو کردیتا ہے تو لاکر رہ حق پر کھڑا
دو ہی چیزوں پر فقط تیرا ہے سب دارومدار — یک کلام پاک اور دویم حدیث مصطفےٰ
تونے صدہا خدمتیں ہیں دین کی انجام دیں — اسلئے منہ سے نکلتی ہے صدائے مرحبا
اے محدث تو ہے بیشک خادم اسلام وقوم — یعنی تو ہے خادم دین خدا خلق خدا
خرمن الحاد وبیدینی پہ تو ہر ماہ میں — برق حق بنکر ہے گرتا اور دیتا ہے جلا
الغرض دین کی اشاعت تیرا نصب العین ہے — رات دن تبلیغ کی دھن میں تو رہتا ہے لگا
یوں تو اپنی ہفت سالہ زندگی پاک میں — گوشہ گوشہ میں پیام حق تو پہنچاتا رہا
آج لیکن عرصۂ تبلیغ میں اس شان سے — اس طرح آیا کہ باطل تجھ سے ہے تھرا گیا
اے محدث افضل العلما ایڈیٹر ہیں ترے — اور مالک ہیں رئیس القوم بے چون وچرا
وہ سخی ابن سخی ہیں اور کریم ابن کریم — عام ہے عالم میں جن کی بخشش وکرم وعطا
سرپرستی میں انھیں کی اک ہے دینی درسگاہ — ہند میں اس شان کا کوئی نہیں ہے مدرسہ
کیا کہوں کس شان سے ہوتا ہے درس علم دیں — اسکا تو ہے نام ہی دار الحدیث مصطفےٰ
اکدفعہ بھی آکے یاں جس نے پیا سنت کا جام — مرتے دم تک بھی نہ اترا اسکو سنت کا نشہ
حشر تک اس گلستان علم میں باآب وتاب — یونہی رکھ قائم بہار اے خالق ارض وسما
مالک وناظم جو اس کے بندۂ وہاب ہیں — خرم وخرسند یونہی رکھ انھیں یارب سدا

ساتھ ایماں کے عطا کر ان کو عمر نوح تو
دست بستہ ہے یہی ناچیز حافظ کی دُعا